کے اس حق میں دلائل اور حوالے موجود ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ سید فردوس شاہ صاحب اس کو دوبارہ علمی و تحقیقی سطح پر لکھیں۔

کتاب: اعترافِ عظمت
مرتب: عین الحسنین نون
ناشر: مکتبۂ تعمیرِ انسانیت۔ اردو بازار۔ لاہور
ضخامت: ۵۶۵ صفحات
سفید کاغذ۔ مجلد
قیمت: ۳۵/- روپے

عالمی تحریکاتِ اسلامی کے مشترک رہنما اور مفکرِ اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی مغفور و مرحوم کی وفات پر لکھے جانے والے مضامین، تاثرات، اخباری نوٹ، بیانات، مناظرِ سفرِ آخرت، سانحہ کے متعلق انٹرویوز کا یہ ایک اچھا مجموعہ ہے۔ مشاہیر اہلِ قلم کے تاثرات یک جا کر دیے گئے ہیں۔

اُمید ہے کہ یہ مجموعہ مولانا مغفور کی سوانح، ان کی فکر، اُن کے کام، اُن کے مزاج، اُن کے سفرِ آخرت کے مختلف مراحل کے متعلق مفید معلومات و تاثرات کو سامنے لاتا ہے۔

کتاب: ائمہ سلف اور اتباعِ سنت
مصنف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ
مترجم: پروفیسر غلام احمد حریری۔
ناشر: طارق اکیڈمی۔ فیصل آباد
صفحات: ۱۳۲۔ سفید کاغذ۔ چھوٹا سائز
قیمت: رنگین ٹائیٹل کے ساتھ ۸/- روپے

موضوع بھی بڑا اہم ہے اور مؤلف بھی عظیم المرتبہ۔ چھوٹی سی کتاب واضح کرتی ہے کہ ائمہ سلف خواہ وہ محدثین ہوں یا فقہا۔ اتباعِ سنت کے اصول پر مضبوطی سے قائم رہے۔ فرق صرف اس بنا پر ہوتا ہے کہ بعض ائمہ کو کوئی خاص حدیث پہنچی اور بعض کو پہنچی ہی نہیں۔ اسی طرح کوئی حدیث ایک فریق کی نگاہ میں روایت و درایت کو پورا کرتی ہے۔ دوسری نہیں کرتی۔ اس کے باوصف بڑے سے بڑے احکام میں مختلف بزرگ اسلاف تقریباً یک آہنگ ہیں۔ تفصیلی احکام میں جزئی اختلافات ہیں۔ مگر ان اختلاف نے کبھی کوئی بڑی تفریق پیدا نہیں کی۔ سارے فقہاء و محدثین کی سمتِ سفر ایک ہی تھی۔ اور قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھے۔ فقہی اختلافات کی بنیاد پر تفرقہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو پیروان آئمہ کا پیدا کردہ ہے۔

اس مختصر سی کتاب کو پڑھ کر شریعت کے بہت سے اہم گوشے سامنے آتے ہیں اور فقہ کا دروبست سمجھنا آسان ہوجاتا ہے۔

کتاب : تنقید و تحریک

مؤلف : ڈاکٹر احمد سجاد ایم۔اے ڈی لٹ

ناشر : گہوارۂ ادب۔ طارق منزل بریا تو۔ رانچی ۔ انڈیا

ضخامت : ۱۲۸ صفحات۔ مجلد مع سرورق

قیمت : -/۲۵ روپے

ادب کے دائرے میں تو فلاحی و تعمیری کام خاصا ہوا، مگر تنقید کے میدان میں یا تو مغربی معیارات کے ساتھ کام ہوا یا اشتراکی نقطۂ نظر سے۔ بقول ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (جنہوں نے پیش رس لکھا ہے) ـــــ "بنے بنائے فارمولے، اوڑھے ہوئے نظریات، دل و دماغ پر تالے پڑے ہوئے، اور چابی ایسی جگہ پر جہاں آرام طلبی اور تساہل کے ہاتھ پہنچ نہیں پاتے۔ ان حالات میں اگر کوئی اپنے ذہن سے سوچتا اور اپنی زبان سے بات کرتا ہوا نظر آتا ہے تو مسرت ہوتی ہے۔" (ص: د) کیا خوب کہا ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب نے کہ: "افقِ ادب پر ایک نیا محقق طلوع ہونے والا ہے"۔ (ص۔ ق)

ڈاکٹر سجاد کے اصولی تصورات میں سے ایک یہ ہے کہ "ادبی عمل بانداز جمال ہوتا ہے"۔ ساتھ ہی یہ بھی کہ: "میں چونکہ حیات و کائنات کو انتہائی بامعنی اور بامقصد سمجھتا ہوں ـــ اور سی ای ایم جوڈ کے اس نتیجۂ فکر کی پوری تائید کرتا ہوں کہ یہ بات ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے کہ بالعموم کائنات، اور بالخصوص انسانی زندگی کا کوئی مقصد یا نصب العین نہ ہو، اور مادے کے اجزا لایعنی طور پر بے مقصد، خواہ مخواہ ادھر اُدھر حرکت کرتے پھر رہے ہوں۔" (ص: ۲، ۳) ساتھ ہی وضاحت کر دی کہ ادب میں نری مقصدیت اور پند و نصیحت یا غیر ادبی اظہار کو ادب کے منافی خیال کرتا ہوں۔ (ص: ۳) پھر لکھا کہ: "میری ناچیز رائے میں انسانی زندگی میں اخلاقی قدروں کو جو اہمیت حاصل ہے وہی اہمیت ادب میں بھی اُن کو حاصل ہے۔" (ص۔ ۳) "مگر ادب میں اخلاقی قدروں کا ایجابی پہلو، جذباتی اور جمالیاتی انداز میں ہونا چاہیے"۔ (ص۔ ۷) ڈاکٹر صاحب توازن و اعتدال کے بہت قائل ہیں اور کتاب میں آرا کا اظہار توازن و اعتدال ہی سے کیا ہے۔

ڈاکٹر احمد سجاد جنہوں نے "ڈی لٹ" کی ڈگری کے لیے میر غلام علی عشرت بریلوی (متوفی ۱۸۲۱ء) پر

© rasailojaraid.com